پاکستان میں دینی مدارس اور عصری جامعات پر موجود لٹریچر کا تحلیلی وتنقیدی جائزہ

Critical and Analytical Review of the Current Literature on Religious Madāris and Universities in Pakistan

مقالہ نگار: عائشہ سردار

پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

معاون مقالہ نگار: ڈاکٹر عرفان اللہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

Email: drirfankhan661@gmail.com

Abstract

Pakistan is an Islamic Ideological country. That is why there are a special numbers of religious schools known as DĪNI MADĀRIS along with the modern sciences institutions called Universities. These two types of educational systems have been discussed by various intellectuals in shape of books, research papers and speeches. The objective of this article is to introduce all these scholarly work after a critical and analytical study. This research was conducted on sixteen different books and eight scholarly research papers. In this article analytical and critical approach was adopted for evaluation of the literature. In light of the above critical study it is founded that a great knowledge base has existed. Results also found that most of the researchers only criticized the religious schools and they have not paid any attention to these religious schools contributions. Research material in which system of these modern educational institutions has been investigated is rare.

Keywords: Dīni Madāris, Universities, Literature, Research material.

تعارفِ موضوع (Introduction of Research Problem)

پاکستان دینی اور عصری علوم کے حوالے سے دوسرے اسلامی ممالک سے کچھ کم نہیں ہے۔ہزاروں کی تعداد میں رجسٹرڈ دینی مدارس موجود ہیں جو کہ تنظیمات المدارس پاکستان کے پانچ مختلف مسلکی اور نظریاتی بورڈز([1])کے زیر نگرانی امتحانات منعقد کرواتے ہیں۔ان تمام مدارس میں کسی قدر ترمیم کے ساتھ "درس نظامی" پڑھایا جاتا ہے البتہ ان کے نصابی کتب میں ہر مسلک اور مکتب فکر کی اپنی نمائندہ کتب شامل درس ہوتی ہیں۔ان مدارس میں عموماً آٹھ سالہ تعلیم دی جاتی ہے جس کو عامہ، خاصہ، عالیہ اور عالمیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو کہ بالترتیب میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے مساوی تسلیم کیا جاتا ہے۔شہادۃ العالمیہ کی سند کے لئے ہائیر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد، پاکستان ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی معادلانہ سرٹیفیکیٹ (Equivalency Certificate) جاری کرتی ہے جب کہ باقی دیگر اسناد کے لئے IBCC Islamabad اور متعلقہ یونیورسٹیاں دو لازمی مضامین (انگریزی اور مطالعہ پاکستان) پاس کرنے کے بعد میٹرک ایف اے اور بی اے کے اسناد جاری کرتی ہیں۔

یونیورسٹیز میں ابھی تک سات سالہ تعلیمی دورانیہ (ایم اے دو سالہ، ایم فل دو سالہ اور پی ایچ ڈی تین سالہ) رائج تھا جب کہ گذشتہ چند سالوں سے ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی پالیسی کی روشنی میں یہ دورانیہ نو سالہ (بی ایس چار سالہ، ایم ایس دو سالہ اور پی ایچ ڈی تین سالہ) کر دیا گیا ہے۔دونوں نظام ہائے تعلیم میں ایک جیسے دورانیہ تعلیم کے باوجود کچھ نہ کچھ خوبیاں اور خامیاں ضرور پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے ان اداروں کے فارغ التحصیل طلباء کماحقہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہوتے۔اس طرح ملک وملت کے جوانوں میں وہ مثبت اخلاقی اور شخصی انقلاب دیکھنے کو نصیب نہیں ہوتا جس کے لئے یہ سارا تعلیمی نظام قائم کیا جاتا ہے۔

دینی مدارس مسلم معاشرے کا جزو لاینفک ہے اور ان مدارس کا نصاب سوسائٹی کی تعمیر میں کلیدی کردار کا حامل ہے۔

تحلیلی جائزہ

دینی مدارس اور یونیورسٹیز کے نصاب اور نظامِ تعلیم کے حوالے سے مندرجہ ذیل ادبی مواد (Literature) پایا جاتا ہے:

ا۔**اسلامی اصول تعلیم:** یہ کتاب امام شاہ ولی اللہؒ (م1176ھ) کے فارسی رسالے "رسالہ دانشمندی" کا اُردو ترجمہ ہے جسے مفتی رشید احمد العلوی نے اردو زبان کے لبادے میں ڈالا ہے۔یہ کتاب کل چار ابواب پر مشتمل ہے؛ فنِ منطق، فنِ تحصیل، فنِ امور عامہ، فنِ تطبیق۔امام شاہ ولی اللہ نے تعلیمی اصول و مقاصد، اصولِ افادہ واستفادہ کے سلسلے میں دس ضروری امور اور تعلیمی طریقہ کار کے لوازمات پر روشنی ڈالی ہے۔[2]

۲۔**ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم وتربیت:** سید مناظر احسن گیلانی (م1375ھ=1956ء) نے دسمبر 1942ء میں لکھی ہے، ہندوستان میں قطب الدین ایبک کے زمانے سے لے کر 1942ء تک مختلف ادوار میں نظامِ تعلیم، تصنیف وتالیف کے لئے حوالہ

جاتی کتب کی نایابی، اس دور کے تعلیمی مضامین (قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ) کا تذکرہ، متجددین کے اعتراضات کے جوابات، درس حدیث کی اصلاح اور ابتدائی تعلیم کا اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔[3]

۳۔**تعلیمات**: سید ابوالاعلیٰ مودودی (م 1979ء) کے 9 مضامین کا مجموعہ ہے جس میں آپؒ نے مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کے بنیادی نقص، جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل، اسلامی نظام تعلیم اور پاکستان میں اس کے نفاذ کی عملی تدابیر، ایک اسلامی یونیورسٹی کا خاکہ اور عالمِ اسلام کی تعمیر میں مسلمان طلبہ کا کردار واضح کیا ہے۔[4]

۴۔**نظامِ تعلیم؛ مغربی رجحانات اور اس میں تبدیلی کی ضرورت**: سید ابوالحسن علی ندویؒ (م ۱۹۹۹ء) کی گراں قدر تصنیف ہے جس میں اسلامی ممالک میں ذہنی کشمکش ختم کرنے کا واحد حل مسلمانوں کے نصاب تعلیم میں ترقی اور پیش رفت کو بتایا گیا ہے۔ اسلامی ملکوں میں نظامِ تعلیم کی قیادت اور فکری رجحانات میں اس کے دور رس اثرات پر بحث کی ہے۔ اسی طرح نظام تعلیم و تربیت کی بنیادیں اور اس میں نظرثانی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔[5]

۵۔**ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو؟**: استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو، سید سلمان حسینی ندوی کی کاوش ہے جو عہد نبوی ﷺ سے دور حاضر تک نصاب و نظامِ تعلیم بالخصوص دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنو دونوں کے نصاب و نظام کے تنقیدی مطالعہ سے لبریز ہے۔ دینی مدارس کے نصاب کے حوالے سے معروضات کے علاوہ مسلمانوں کے مشہور مدارس اور ان کا نظام اور امام شاہ ولی اللہؒ کے نصابِ درس پر روشنی ڈالی ہے۔[6]

۶۔**خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت**: قاضی اطہر مبارکپوری کی تصنیف ہے۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ عہد نبوی ﷺ، صحابہ اور تابعینؒ کی درسگاہوں اور ان کے نظام تعلیم و تربیت پر مشتمل معلومات سے بھرپور ہے۔ مقامی اور غیر مقامی طلبہ اور تعلیم نسواں کے حوالے سے مفید معلومات جمع کی ہے۔ مدینہ منورہ کی دینی، علمی اور ادبی مجالس کا مختصر ذکر کیا ہے۔[7]

۷۔**دینی مدارس کا مقدمہ**: وفاق المدارس العربیہ ملتان کے گذشتہ تیرہ سالوں سے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری کے ماہنامہ وفاق المدارس کے دس سالہ شماروں میں شائع ہونے والے ان مضامین کا مجموعہ ہے، جس میں مختلف فورم پر مدارس کا دفاع کیا گیا ہے۔ دینی مدارس آرڈیننس 2002ء کے حوالے سے مدارس دینیہ پاکستان کا موقف، دینی مدارس کی رجسٹریشن اور ان کی اسناد، وفاق المدارس کا امتحانی نظام، اصلاح اُمت میں دینی مدارس کا کردار اور دینی مدارس کے نصاب اور عصری تقاضوں سے متعلق حقیقت پسندانہ جائزہ شامل ہیں۔[8]

۸۔**دینی مدارس**: ماہنامہ وفاق المدارس العربیہ ملتان کے مدیر ابن الحسن عباسی کے کالموں کا مجموعہ ہے جس میں یہ عنوانات قابل ذکر ہیں: دینی مدارس اور جدید علوم، اسلامی معاشرے کی بقاء کے لئے دینی مدارس کی ضرورت، دینی مدارس کے نصاب و نظام خصوصاً قدیم درس نظامی اور جدید درس نظامی پر معنی خیز تبصرہ اور تجاویز اور کتاب کے آخر میں طریقہ تدریس کے اصول قلمبند کئے ہیں۔[9]

۹۔ ہمارا تعلیمی نظام: مفتی محمد تقی عثمانی کے مختلف جرائد میں شائع ہونے والے مضامین پر مشتمل کتابچہ ہے۔ جس میں پاکستان میں دینی تعلیم کا سرسری جائزہ، دینی مدارس کے نصاب و نظام اور دینی مدارس کے لئے چند تجاویز کے عنوانات شامل ہیں۔[10]

۱۰۔ ہمارا دینی نظام تعلیم: ڈاکٹر محمد امین، جو دورِ جدید میں نظام تعلیم کی اصلاحات کے حوالے سے کافی شہرت رکھتے ہیں، یہ آپ ہی کی ایک قابلِ قدر کوشش ہے جس میں پاکستان میں تعلیم کی اسلامائزیشن، ایک ماڈل اسلامی سکول کا خاکہ، ماڈل اسلامی یونیورسٹی کا خاکہ، اور نئی تعلیمی پالیسی کے لئے چند تجاویز پیش کی ہیں۔[11]

۱۱۔ پاکستان میں دینی تعلیم: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقدہ سیمیناروں کے مقالات اور مباحث پر مشتمل کتاب ہے۔ جسے خالد رحمٰن اور اے ڈی میکن نے ترتیب دی ہے۔اس کے قابل ذکر عنوانات یہ ہیں: خطے کی موجودہ صورتحال اور دینی مدارس، دینی مدارس کا تعلیمی نصاب، رسوم ورواج پر دینی مدارس کے اثرات، دینی مدارس میں تحقیق اور صحافت کی صورت حال، دینی مدارس اور قومی پالیسی کی تشکیل۔[12]

۱۲۔ دینی مدارس کی روایات اور نصاب کی خصوصیات: ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر محمد سلیم کی کتاب ہے، جس میں اسلام کی تعلیمی تحریک، مدارس کا ارتقاء، عربی نصاب، جدید دور کے دینی مدارس، مغل دور کے سول سروس کی تعلیم اور درس نظامی کی کتابوں اور ان کے مصنفین کا جامع اور مختصر انداز میں تعارف پیش کیا ہے۔[13]

۱۳۔ دینی مدارس: نصاب و نظام تعلیم اور عصری تقاضے: مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری نے اسے کتاب کا لبادہ بخشا ہے۔ دینی مدارس کے نصاب اور نظام تعلیم کے حوالے سے ایک اہم دستاویز ہے۔اس ضخیم کتاب میں دینی مدارس کے نصاب و نظام تعلیم پر ہونے والے سیمیناروں کی رپورٹیں، بحثیں اور مقالات شامل ہیں۔ان مقالات میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ دینی مدارس کے مسائل، عربی مدارس کے نصاب و نظام تعلیم کی اصلاح، مدارس کا نصاب اور سائنسی علوم، عربی و دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور عصری تقاضے اور مسلمانوں کی آئندہ تعلیم۔[14]

۱۴۔ دینی مدارس کا نصاب: پشاور یونیورسٹی کے اسلامیات ڈیپارٹمنٹ سے سیشن 1992۔93 میں ڈاکٹر مبارک شاہ نے پروفیسر ڈاکٹر قبلہ آیاز کی نگرانی میں ایم فل سطح پر مذکورہ عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔ جس میں دینی مدارس کے نصاب کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔علومِ عقلیہ اور نقلیہ کا تناسب معلوم کر کے اس کی اصلاح کی تجویز دی ہے۔[15]

15۔ دینی مدارس: عصری معنویت اور جدید تقاضے: یہ کتاب دراصل پروفیسر ابراہیم موسیٰ کی انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب "What is a Madrasa? (Islamic Civilization and Muslim Networks" ہے جس کا اردو زبان میں ترجمہ وارث مظہری نے "دینی مدارس اور عصری معنویت اور جدید تقاضے" کے عنوان سے کیا ہے۔اس میں برصغیر کے مدارس کے چند عملی تجربات، چند ایک کتب کے مصنفین کا تعارفی جائزہ پیش کیا ہے۔ خصوصاً 9/11 (نائن الیون) کے بعد مدارس عربیہ کے

حوالے سے لوگوں کا مؤقف بیان کیا ہے۔اس کتاب میں مصنف نے مدارس کے بارے میں پروپیگنڈہ کی سخت نفی کی ہے اور مدارس کے نصاب کو وقت اور حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔یہاں سے بات قابل ذکر ہے کہ کتاب میں چند ایک مقامات پر مدارس کی اصل صور تحال پیش نہیں کی ہے اور جانبدارانہ طرزِ عمل اختیار کیا ہے۔[16]

16۔ **درسِ نظامی: وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کا تنقیدی جائزہ، پس منظر، تجزیہ، سفارشات:** خورشید احمد ندیم کے زیرِادارت پیس ایجوکیشن اینڈ ڈویلپمنٹ فاونڈیشن اسلام آباد نے ایک جائزہ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ایک مسودہ تیار کیا ہے جس میں درس نظامی کا تعارف، تاریخی پس منظر، وفاق المدارس کا قیام، درس نظامی کے نصاب کا تنقیدی جائزہ، دینی نظامِ تعلیم کے اہداف اور سفارشات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مطالعے میں انہوں نے صرف وفاق المدارس کے نصاب پر بحث کی ہے یعنی دیگر مسالک کے مدرسہ بورڈ اور یونیورسٹیز پر کوئی تحقیق موجود نہیں ہے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ خورشید احمد ندیم صاحب صرف دینی مدارس کی خامیوں کو بیان کرتے رہتے ہیں اور ان کی خوبیوں کو پیش نہیں کرتے۔[17]

ان کے علاوہ درج ذیل ریسرچ پیپرز مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں:

1- ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کا "دینی مدارس میں تخصص اور اعلیٰ تعلیم و تحقیق" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ ماہنامہ الشریعہ جنوری 2008ء میں شائع ہوا ہے۔اس میں موصوف نے دینی مدارس میں تخصص کی اہمیت اور ضروریات کو اجاگر کیا ہے۔انہوں نے چند ایک خاص عنوانات کی نشاندہی کی ہے کہ ان پر تحقیقی کام وقت کی ضرورت ہے۔ تخصص کرنے والے طلباء کے لئے فی زمانہ تقاضوں کے عین مطابق ایک مجوزہ نصابی خاکہ بھی مرتب کیا ہے۔اس مقالے میں انہوں نے صرف تخصص کے طلباء پر توجہ دی ہے جب کہ باقی دیگر درجات کے طلباء کے زیر بحث نہیں لایا ہے۔

2- کوہاٹ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد اس موضوع کے حوالے سے کافی تجربہ رکھتے ہیں اور ان کے ریسرچ پیپرز مختلف تحقیقی جرائد اور مجلات کی زینت بن چکے ہیں، جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

- ششماہی تحقیقی مجلہ القلم جون 2012ء میں **"مدارسِ دینیہ کے نصاب "درس نظامی" کی تشکیلی بنیادیں"** شائع کروایا ہے۔اس تاریخی آرٹیکل میں ڈاکٹر صاحب نے درسِ نظامی کی موجودہ حیثیت تک پہنچنے کے چار مختلف ادوار محمود غزنوی، سکندر لودھی، دورِ اکبری اور درسِ نظامی۔اس آرٹیکل میں ڈاکٹر صاحب نے اس غلط فہمی کا محققانہ جائزہ پیش کیا ہے کہ درسِ نظامی کا یہ نسبتی نام بغداد کے مدرسہ نظامیہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ برصغیر کے ملا نظام الدین سہالوی (فرنگی محل) کا مرتب کردہ نصاب ہے۔

غزنوی دور (1021ء) میں 9 فنون پڑھائے جاتے تھے جن میں علومِ عالیہ (تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف) علومِ عقلیہ (منطق اور علم کلام) علومِ آلیہ (علم نحو اور ادب) شامل ہیں۔

سکندر لودھی (1489ء۔1517ء) کے دور میں محمود غزنوی کے مذکورہ بالا نصاب میں علمِ بلاغت کا اضافہ کیا۔ محمود غزنوی کے

دور میں بیس(20) کتابیں جب کہ سکندر لودھی کے دور میں اٹھائیس(28) کتابیں پڑھائی جاتی تھی۔

دور اکبری(1556ء۔1605ء) مذہبی آزادی کے نام سے جانا جاتا ہے اس دور میں میر فتح اللہ شیرازی نے نصاب تیار کیا تھا جس میں حدیث کے نصاب میں مشکوۃ شریف، اصول فقہ میں توضیح اور فلسفہ و حکمت میں شرح ہدایۃ الحکمۃ کا اضافہ کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کے مطابق درسِ نظامی میں ہر دور میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہی ہے لہذا دور جدید میں اس کو جمود کا شکار نہ ہونے دیا جائے اور اس میں جدید علمی، معاشی اور معاشرتی چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے تبدیلیاں کرنے کی گنجائش باقی رکھنی چاہئے۔

- پشاور اسلامیکس کے جلد 2 شمارہ نمبر 2 (دسمبر 2011ء) میں **"درسِ نظامی نصاب اور اصولِ نصاب سازی کا جائزہ"** کے عنوان سے تحقیقی مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں موصوف نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ شخصیت کی تعمیر میں تعلیم کا بنیادی کردار ہوتا ہے اور تعلیم کی مقصدیت اور معنویت کا دارومدار نصابِ تعلیم پر ہوتا ہے۔اس آرٹیکل میں درسِ نظامی کا تاریخی پس منظر، مختلف علوم میں درسِ نظامی کا نصاب، مضامین اور شامل درسی کتابوں کی تعداد، تناسب اور کتابوں کی انتخاب کے اصول بیان کئے ہیں۔ان کے مطابق درسِ نظامی کی تشکیل کے اولین مقاصد قوتِ مطالعہ اور فکر و نظر کی گہرائی ہے۔ مضمون کے آخر میں انہوں نے چند ایک تجاویز پیش کیں ہیں جن میں صدیوں قدیم کتابوں کو نکال کر ان کی جگہ وہ کتابیں شاملِ نصاب کر دی جائے جو استخراجی انداز سے لکھی گئی ہیں۔ زمانے کے تغیرات کے عین مطابق جدید اور عام فہم کتب شامل کئے جائے۔دینی تعلیم کی تمام سطحوں میں عصر حاضر کے مضامین شامل کئے جائے۔
- اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد نے پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد کے اشتراک میں **"پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اور علماء کے تحفظات: واقعاتی پس منظر میں"** کے نام سے الایضاح جون 2013ء میں شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ہندوستان کی تعلیم کا تاریخی پس منظر بیان کیا ہے کہ انگریز اقتدار کے بعد یہاں کا نظامِ تعلیم ثنویت (دینی اور دنیوی تعلیم) کا شکار ہو گیا تھا۔اس آرٹیکل میں موصوف نے تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان میں تعلیمی ڈھانچے کا ذکر کیا ہے اور خصوصاً وفاقی حکومت کے اگست 2001ء میں "پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ آرڈیننس" اجراء اور مقاصد پر تحقیق کی ہے۔اس آرٹیکل میں ڈاکٹر صاحب نے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی غیر فعالیت کے اسباب بھی بیان کئے ہیں۔

3- بہاءالدین زکریا یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کے چیرمین ڈاکٹر سعید الرحمن اعوان اور ان کے دیگر رفقاءِ تحقیق نے " دینی مدارس میں مروجہ نصاب، عصری مسائل اور تقاضے" کے عنوان سے ایک ریسرچ پیپر شائع کیا ہوا ہے۔

4- اس کے علاوہ پاکستان اسٹڈی سنٹر پشاور یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر فخر الاسلام کے دو ریسرچ پیپرز "Religious Madaris:An overview " اور "Reforms in Religious Madaris of Pakistan" شائع ہو چکے ہیں۔

5- پروفیسر ڈاکٹر قبلہ آیاز اور پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء نے ششماہی تحقیقی مجلہ الایضاح جون 2016ء میں "عصرِ حاضر کے تقاضوں کے تناظر میں جامعاتِ دینیہ کا قضیہ: عملی تجاویز" کے عنوان سے ریسرچ پیپر شائع کیا ہے جس میں پاکستان کے دینی مدارس میں نصاب کے حوالے تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں دینی مدارس کے نمایاں خدوخال، دینی طبقے کے ناقدانہ جائزے کے حوالے سے چند اُٹھائے ہیں۔ دینی مدارس کے نصاب میں علمِ فقہ کے حوالے سے چند ایک سفارشات پیش کی ہیں۔ مدارس کی ترقی اور مقصدیت کے حوالے سے کچھ عمومی تجاویز پیش کیں ہیں۔

6- ڈاکٹر حافظ محمود اختر نے **"پاکستانی جامعات میں تدریسِ حدیث"** کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون لکھا ہے جس میں انہوں پنجاب یونیورسٹی، گومل یونیورسٹی اور پشاور یونیورسٹی میں حدیث کے نصابی مضامین کے حوالے سے بحث کی ہے۔ لیکن یہ بات قابل توجہ ہے کہ مذکورہ آرٹیکل میں ذکر کردہ مضامین بہت پہلے تبدیل کئے جاچکے ہیں۔ اور یہ آرٹیکل کئی دھائی پہلے لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

تنقیدی جائزہ

زیر نظر موضوعِ تحقیق پر مختلف ادوار میں دانشور اور مفکرین حضرات نے قلمی طبع ازمائی کی ہے۔ جن سے مندرجہ ذیل اہم نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

- ✓ دینی مدارس کے نظام و نصاب تعلیم پر کافی وسیع مقدار میں علمی ذخیرہ موجود ہے جب کہ یونیورسٹیز کے نصاب اور نظام تعلیم کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ تنقیدی کام نہیں پایا جاتا۔
- ✓ آج تک خیبر پختونخوا کے جامعات کا مفصل تعارف اور تعلیمی نظام عوام الناس کے سامنے نہیں لایا گیا ہے۔
- ✓ خیبر پختونخوا کے دینی اور عصری جامعات کے نظامِ تعلیم کا تقابلی جائزہ پیش نہیں کیا گیا ہے۔
- ✓ دونوں نظام ہائے تعلیم کی خوبیوں اور خامیوں کو منظر عام پر نہیں لایا گیا ہے۔
- ✓ دونوں نظام ہائے تعلیم میں ہم آہنگی اور ایک دوسرے سے علمی ارتباط کس قدر ممکن ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] - ان بورڈز میں وفاق المدارس العربیہ ملتان دیوبندی مسلک کے مدارس کا بورڈ ہے جو 1959ء میں قائم کیا گیا تھا۔ بریلوی مکتب فکر کے مدارس تنظیم المدارس اہل سنت لاہور سے منسلک ہیں جس کا سنگِ بنیاد 1960ء میں رکھا گیا تھا۔ وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد 1978ء میں قائم کیا گیا جو کہ اہلِ حدیث کے عربی مدارس کا نمائندہ بورڈ ہے۔ رابطۃ المدارس الاسلامیہ لاہور جماعتِ اسلامی پاکستان کے زیرِ نگرانی 1983ء میں معرضِ وجود میں آیا۔ شیعہ مدارس کا تعلیمی بورڈ وفاق المدارس الشیعہ لاہور کے نام سے مشہور و معروف ہے جس کی باقاعدہ رجسٹریشن 1983ء میں عمل میں لائی گئی تھی۔

[2] : شاہ ولی اللہ الدہلوی، امام، اسلامی اصول تعلیم، جمعیت پبلیکشنز لاہور۔
Shah Wali Ullah Dehlavi, Imam, Islāmi Usūl Taʿlīm, Jamiʿat Publications, Lahore.

[3] : گیلانی، مناظر احسن سید، ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، دہلی 1944ء۔
Gilāni, Munāzir Aḥsan, Syed, Hindustān may Musalmāno ka Nizām Taʿlīm wa Tarbiyat, Delhi, 1944

[4] : مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تعلیمات، اسلامک پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۲ء۔
Mudūdi, Syed abul aʿlā, Taʿleemāt, Islamic Publications, Lahore, 2002.

[5] : ندوی، ابوالحسن علی سید، نظامِ تعلیم: مغربی رجحانات اور اس میں تبدیلی کی ضرورت، سید احمد شہید اکیڈمی، رائے بریلی انڈیا ۲۰۱۲ء۔
Nadvi, Abul Ḥasan Ali, Nizām Taʿleem: Maghribi Rujḥanāt aur is may tabdīli ki zarūrat, Syed Ahmad Shaheed Academy, Rāye barīli, India, 2012.

[6] : ندوی، سید سلمان حسینی، ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو؟، ادارہ نشریات اسلام کراچی۔
Nadvi, Syed Salman Ḥusaini, Hamārā Nisāb Kia ho?, Idāra Nashriyāt, Islamabad.

[7] : مبارکپوری، قاضی اطہر، خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظامِ تعلیم و تربیت، ادارہ اسلامیات کراچی ۲۰۰۰ء۔
Mibārakpūri, Qāzi Athar, Khair ul Qurūn ki darasgāhay aur in ka Nizām wa tarbiyat, Idāra Islāmiyāt, Karachi, 2000.

[8] : جالندھری، محمد حنیف، قاری، دینی مدارس کا مقدمہ، مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، گارڈن ٹاؤن شیر شاہ سوری روڈ ملتان۔
Jālandari, Muhammad Ḥanīf, Qāri, Dīni Madāris ka Muqadamah, Wifāq ul Madāris al Arabia, Pakistan, Sher Shah Sūri Road, Multan.

[9] : عباسی، ابن الحسن، دینی مدارس، مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، گارڈن ٹاؤن شیر شاہ سوری روڈ ملتان۔
Abbasi, ibn ul Ḥusan, Dīnī Madāris, Wifāq ul Madāris al Arabia, Multan.

[10] : عثمانی، محمد تقی، ہمارا تعلیمی نظام، مکتبہ دار العلوم کراچی۔
Usmāni, Muhammad Taqi, Hamārā Taʿlīmi Nizām, Maktaba Dār ul ʿUloom Karachi.

[11] : محمد امین، ڈاکٹر، ہمارا دینی نظامِ تعلیم، بیت الحکمت لاہور، 2005ء۔
Dr. Muhammad Amīn, Hamārā Dīni Nizām Taʿleem, Bait ul Ḥikmat, Lahore, 2005.

[12] : خالد رحمن، اے ڈی میکن، پاکستان میں دینی تعلیم، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد۔
Khālid Reḥmān, A.D Meccan, Pakistan may Dīni Taʿleem, Institute of Policy Studies, Islamabad.

[13] : محمد سلیم، سید، پروفیسر، عہدِ اسلامی کے عظیم مدارس، ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیمِ اساتذہ پاکستان لاہور ۱۹۹۷ء۔

Prof. Muhammad Salīm, ʿAhde Islāmi k ʿAzīm Madāris, Idāra taʿleemi Taḥqīq Tanzīm ʾasātiza Pakistan, Lahore, 1997.

14 : قادری، حافظ حقانی میاں، دینی مدارس: نصاب و نظام تعلیم اور عصری تقاضے، فضلی سنز کراچی۔ 2002ء۔

Qādri, Ḥāfiz Ḥaqqāni, Dīni Madāris: Nisāb wa Nizām Taʿleem aur ʿsri taqāzy, Fazlī sons, Karachi 2002.

15 : مبارک شاہ، ڈاکٹر، دینی مدارس کا نصاب، ایم فل مقالہ، اسلامیات ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف پشاور، سیشن ۱۹۹۲ء۔

Dr. Mubārak Shah, Dīni Madāris ka Nisāb, M.phil thesis, department of Islamic Studies, University of Peshawar, 1992.

16 : مظہری، ڈاکٹر وارث، دینی مدارس: عصری معنویت اور جدید تقاضے (اردو ترجمہ) نعیمیہ اسلامک اسٹور، دیوبند۔ ۲۰۱۷۔

Dr. Mazhari Wāris, Dīni Madāris: ʿsri Maʿnaviyat aur Jadeed taqāzy, Naʿeemia Islamic Store, Deoband, 2017.

17 : خورشید احمد ندیم، درسِ نظامی: وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کا تنقیدی جائزہ، پس منظر، تجزیہ، سفارشات، پیس ایجوکیشن اینڈ ڈویلپمنٹ فاونڈیشن اسلام آباد۔

Nadeem, Khusheed Ahmad, Darse Nizāmi, Wifāq ul Madāris al Arabia k nisāb ka tanqīdi jāiza, pas manzar, tajzia, safārishāt, peace education and development foundation, Islamabad.